سوال

(179) مناقبِ ابی حنیفہ اور کتاب: الخیرات الحسان

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کتاب ''الخیرات الحسان'' حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ علیہ کی کتاب ہے؟ اور کیا اس کتاب مین انھوں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اقوال و واقعات لکھے ہیں؟ اس کتاب کی وضاحت فرمائیں کہ اس کی کیا حیثیت ہے، کیونکہ دیوبندیوں نے دورانِ گفتگو اس کتاب کا حوالہ دیا ہے جس کے بارے میں ہمیں علم نہیں، آپ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتاب ''الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان'' حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی لکھی ہوئی نہیں ہے، بلکہ اسے شہاب الدین احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی المکی السعدی الانصاری الشافعی، ابوالعباس (متوفی ۹۷۳ھ) نے لکھا ہے۔ اس نے ابن حجر المکی کے بارے میں امام محمود شکری بن عبداللہ بن محمود بن عبداللہ بن محمود الحسینی الآلوسی البغدادی (متوفی ۱۳۴۲ھ) لکھتے ہیں:

''کیونکہ ابن حجر کی اکثر کتابیں جھوٹ کا پلندہ ہیں اور افتراء، قولِ زور، بے اصل آراء اور دعوت الی غیر اللہ وغیرہ بدعات و ضلالات سے پر ہیں'' (انوار رحمانی ترجمۃ غایۃ الآمانی ۲ ۴۳۳)

امام آلوسی کے بارے میں عمر رضا کحالہ نے لکھا ہے:

''جمال الدین ابوالمعالی، مؤرخ ادیب لغوی، من علماء الدین۔۔۔'' (معجم المؤلفین ۳ ۸۱۰ ت ۱۶۶۰۳)

خیر الدین الزرکلی نے لکھا ہے:

''مؤرخ عالم بالأدب والدین، من الدعاة الی الاصلاح: وحمل علی اہل البدع فی الاسلام برسائل فعاداہ کثیرون'' (الاعلام ۷ ۱۷۲)

علامہ آلوسی البغدادی کی اس گواہی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ''الخیرات الحسان'' کے بارے میں درج ذیل اہم نکات پیشِ خدمت ہیں:

۱: اس کتاب میں سندیں حذف کر کے قال فلان اور روی فلان کے ساتھ روایتیں لکھی گئی ہیں، اہلِ تحقیق پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ بے سند و غیر ثابت روایات کے بارے میں

قال فلان اورروی فلان وغیرہ کے الفاظ لکھنا انتہائی معیوب اورناپسندیدہ حرکت ہے۔

۲ : ابن حجر مکی نے موضوع وبے اصل روایات کوجزم کے صیغے استعمال کرکے بیان کیا ہے تاکہ عام لوگ یہ سمجھیں کہ یہ روایات صحیح وثابت ہیں۔

مثال نمبر ۱ : ''وعنہ : ان احتیج اللرای فرای مالک وسفیان وابی حنیفۃ وہوا فقہہم واحسنہم وادقہم فطنۃ واغوصہم علی الفقہ'' (الخیرات الحسان ص ۴۵)

''ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اگررائے کی ضرورت ہوتوامام مالکؒ اورسفیانؒ اورامام ابوحنیفہؒ کی رائیں درست ہیں، ان سب میں امام ابوحنیفہ سے زیادہ فقیہ اوراچھے فقیہ تھے اورباریک بینی اورفقیہ میں زیادہ غوروخوض کرنے والے تھے۔'' (سرتاج محدثین ص ۱۵۷، مترجم : عبدالغنی طارق دیوبندی)

تبصرہ : یہ روایت تاریخ بغدادا للخطیب البغدادی رحمہ اللہ (۱۳ ۳۴۳) میں احمد بن محمد بن مغلس (الحمانی) کی سند سے موجود ہے، اس ابن مغلس کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ نے فرمایا : ''ومارایت فی الکذابین اقل حیاء منہ'' اورمیں نے جھوٹوں میں اتنا بے حیا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ (الکامل لابن عدی ۱ ۲۰۲)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے فرمایا : ''یضع الحدیث'' یہ حدیثیں گھڑتا تھا۔ (کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۱۲۳، ترجمہ : ۵۹)

اس کذاب شخص کوکسی محدث نے ثقہ یا صدوق نہیں کہا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : ''وقسم کالبخاری واحمد بن حنبل وابی زرعۃ وابن عدی : معتدلون منصفون'' یعنی (امام) بخاری، (امام) احمد بن حنبل، (امام) ابوزرعہ، اور (امام) ابن عدی (سب) معتدل اورانصاف کرنے والے تھے۔ (ذکر من یعتمد قولہ فی الجرح والتعدیل ص ۲ ۱۵۹)

سخاوی نے کہا : ''وقسم معتدل کاحمد والدار قطنی وابن عدی''

اورایک قسم (جرح وتعدیل) والے معتدل ہیں مثلاًاحمد، دارقطنی اراابن عدی۔ (المتکلمون فی الرجال ص ۱۳۷)

مثال نمبر ۲ : ابن حجر المکی نے کہا : ''وقال وکیع : مارایت احدافقہ منہ ولااحسن صلاۃ منہ'' (الخیرات الحسان ص ۴۸)

''محدث وکیعؒ فرماتے ہیں : میں نے امام ابوحنیفہؒ سے بڑا نہ فقیہ دیکھا ہے اورنہ کسی کوان سے اچھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا'' (سرتاج محدثین ص ۱۶۳)

یہ روایت تاریخ بغداد (۱۳ ۳۴۵) میں احمد بن الصلت الحمانی کی سند سے ہے اوراحمد بن الصلت کذاب ہے جیسا کہ ابھی گزرا ہے۔ یہ دومثالیں بطورِ نمونہ پیش کی گئی ہیں ورنہ ''الخیرات الحسان'' اس قسم کی موضوع، بے اصل اورباطل روایات سے بھری ہوئی ہے۔

۳ : کسی کتاب سے حوالہ پیش کرنے کےلیے تین باتوں کا ہونا ضروری ہے :

اول : صاحبِ کتاب ثقہ وصدوق ہو۔

دوم : کتاب، صاحبِ کتاب تک صحیح ثابت ہو۔

سوم : صاحبِ کتاب سے لے کرصاحبِ قول وروایت تک سند صحیح وحسن لذاتہ ہو۔

ان شرطوں میں سے اگرایک بھی مفقود ہوتوپھرکتاب کا حوالہ بے کار اورمردود ہوجاتا ہے۔

۴ : ابن حجر مکی۔ البتدع کی کتاب ''الخیرات الحسان''میں مناقب الامام ابی حنیفہ رحمہ اللہ والی روایات کا بہت بڑا اور اکثر حصہ غیر ثابت، موضوع اور بے اصل روایات پر مشتمل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص411

محدث فتویٰ